5اپریل1963

ازعدالت عظمیٰ

سی۔ بی۔ گوسین

بنام

اسٹیٹ آف اوریسا

(ایس کے داس، اے کے سارکر اور ایم ہدایت اللہ جسٹسز۔)

سیلز ٹیکس—اینٹوں کی تیاری اور فراہمی کا معاہدہ—معاہدے اور موصولہ ادائیگی کے مطابق تیار اور فراہم کی جانے والی اینٹیں—ٹھیکیدار چاہے فراہم کی جانے والی اینٹوں پر سیلز ٹیکس کا ذمہ دار ہو—اینٹوں میں جائیداد کی منتقلی—فروخت کی تشکیل کیا ہے—اڑیسہ سیلز ٹیکس ایکٹ، 1947 (1947 کا اڑیسہ 14)۔

اپیل کنندہ نے معاہدے کے تحت کسی کمپنی کو اس میں موجود وضاحتیں کے مطابق بڑی مقدار میں اینٹیں تیار کیں اور فراہم کیں۔معاہدہ فراہم کردہ زمین کمپنی کی طرف سے اپیل کنندہ کو اینٹوں کی تیاری کے لیے زمین فراہم کرنے کے لیے مفت دی جائے گی۔

فرض کیا کہ فراہمی سامان کی فروخت پر مشتمل ہے اور سیلز ٹیکس کے تابع ہونے کے ذمہ دار ہیں۔معاہدے کی مناسب تشریح یہ تھی کہ کمپنی کی طرف سے اپیل کنندہ کو فراہم کی جانے والی زمین مؤخر الذکر کی ملکیت بن گئی اور یہ کہ اپیل کنندہ نے جو اینٹیں تیار کیں وہ بھی اس کی ملکیت تھیں اور یہ اینٹیں وہ تھیں جو اس نے معاہدے کے تحت کمپنی کو فروخت کیں اور معاہدہ صرف فراہم کردہ مزدوری یا کام کے لیے نہیں تھا۔

پی۔اے۔راجو چیٹیار بنام ریاست مدراس، [1955] 6ایس ٹی سی 131، ممتاز۔

نہ ہی کام کرنے اور مواد ملنے کا معاہدہ کیا گیا تھا۔چاہے معاہدہ کئے گئے کام اور پائے گئے مواد میں سے ایک ہو یا سامان کی فروخت کے لیے اس کا انحصار اس کے جوہر پر ہے۔اگر اس کا جوہر یہ نہیں ہے کہ کسی مال کو مال کے طور پر تیار اور منتقل کیا جانا چاہیے، تو یہ کام اور پائے جانے والے مواد کا معاہدہ ہوسکتا ہے نہ کہ سامان کی فروخت کا معاہدہ۔اس معاملے میں معاہدے میں بلاشبہ اپیل کنندہ کو اینٹوں کی تیاری میں ایک خاص مقدار میں مہارت اور محنت دینے کی ضرورت تھی لیکن معاہدے کا مقصد اس کے باوجود تیار کردہ اینٹوں کی بطور چٹل فراہمی ہی رہا۔

پی۔اے۔راجو چیٹیار بنام ریاست مدراس، [1955] 6ایس ٹی سی 131، کلے بنام یٹس (1856) 1ایچ اینڈ این 73، رابنسن

بنام گریوز، [1935] 1 کے بی579، گرافٹن بنام ارمیٹیج، [1845] 2 سی۔ B.336 اور جے مارسل (فیوریئرز) لمیٹڈ بنام ٹپر، (1953) 1 آل۔ E. R. 15، حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1962: کی سول اپیل نمبر 41 سے 49۔

1959 کے او جے سی نمبر 33 میں اڑیسہ ہائی کورٹ کے 23 جولائی 1959 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل گزار کی طرف سے اے رنگا ندھم چیٹی، بی ڈی دھون، ایس کے مہتا اور کے ایل مہتا۔

جواب دہندگان کی طرف سے ہندوستان کے اٹارنی جنرل سی کے ڈیفتری، آر گنپتی آئیر اور آر این سچتی۔

.1963 5 اپریل۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

سرکار۔ جے—اپیل کنندہ نے اڑیسہ کے راؤرکیلا میں اینٹوں کی تیاری اور فراہمی کے لیے ہندوستان اسٹیل پرائیویٹ لمیٹڈ نامی کمپنی کے ساتھ معاہدہ کیا تھا۔ معاہدے کے تحت بڑی مقدار میں اینٹیں تیار کی گئیں اور فراہم کی گئیں اور اپیل کنندہ کو ان کے لیے ادائیگی موصول ہوئی۔ مدعا علیہ ریاست نے اوڈیشہ سیلز ٹیکس ایکٹ، 1947 کے تحت اپیل کنندہ کے سیلز ٹیکس کا اندازہ اس بنیاد پر کیا کہ وہ فروخت تھی۔ اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ معاہدہ صرف محنت یا کیے گئے کام اور پائے جانے والے مواد کے لیے تھا، اور یہ کہ واقعی کسی ایسی چیز کی فروخت نہیں تھی جس پر ٹیکس لگایا جا سکے۔ انہوں نے اوڈیشہ کی ہائی کورٹ سے درخواست کی کہ مدعا ریاست کو ٹیکس کا اندازہ نہ لگانے یا نہ لگانے کی ہدایت دی جائے۔ درخواست کو ہائی کورٹ نے محدود مدت میں مسترد کر دیا تھا۔ اپیل کنندہ اب مزید اپیل میں اس عدالت میں آیا ہے۔

اب ایک فروخت جس پر ایکٹ کے تحت ٹیکس لگایا جا سکتا ہے اس کی تعریف "نقد یا موخر ادائیگی یا دیگر قیمتی ادائیگی کے لیے سامان میں جائیداد کی منتقلی" کے طور پر کی گئی ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ آیا معاہدہ اینٹوں میں موجود جائیداد کو اپیل کنندہ سے کمپنی کو غور کے لیے منتقل کرنے کے لیے تھا۔

کہا جاتا ہے کہ اینٹیں کمپنی سے تعلق رکھنے والی مٹی سے بنی تھیں اور اس لیے اینٹیں ہمیشہ سے اس کی ملکیت رہی ہیں اور ان میں جائیداد کی منتقلی نہیں ہو سکتی تھی۔ یہ تنازعہ معاہدے کی ایک شق پر مبنی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ "زمین مفت دی جائے گی" اور جس کا بظاہر مقصد اپیل کنندہ کو اینٹیں بنانے کے لیے زمین دستیاب کرانا تھا۔

ہم اس بات سے اتفاق کرنے سے قاصر ہیں کہ اس شق نے ثابت کیا کہ زمین ہمیشہ کمپنی کی ملکیت رہی۔ ہمیں ایسا لگتا ہے کہ جب شق میں کہا گیا کہ "زمین دی جائے گی"، تو اس کا مطلب یہ تھا کہ زمین میں جو جائیداد اینٹیں بنانے کے لیے کھودی جائے گی وہ اپیل

گزار کو منتقل کر دی جائے گی۔ یہ فرض کیا جاسکتا ہے کہ یہ سمجھا گیا تھا کہ اینٹوں کے لیے اپنے نرخ کا حوالہ دیتے ہوئے، اپیل کنندہ اینٹوں کو بنانے کے لیے زمین کی مفت فراہمی کو مدنظر رکھے گا۔ ایک بار پھر اپیل کنندہ کی طرف سے کمپنی کو جو فراہم کیا گیا وہ زمین نہیں تھی جو اسے اس سے ملی تھی بلکہ اینٹیں تھیں، جو ہمارے خیال میں بالکل مختلف ہیں۔ یہ ارادہ نہیں کیا جاسکتا تھا کہ زمین پر موجود جائیداد اینٹوں جیسی مختلف چیز میں تبدیل ہونے کے باوجود کمپنی میں برقرار رہے گی۔ مزید ہمیں معلوم ہوا کہ معاہدے میں یہ شرط رکھی گئی تھی کہ اینٹیں کمپنی کو ڈیلیوری ہونے تک اپیل کنندہ کے خطرے پر رہیں گی۔ اب، ظاہر ہے کہ اینٹیں اپیل کنندہ کے خطرے پر نہیں رہ سکتی تھیں جب تک کہ وہ اس کی ملکیت نہ ہوں۔ ایک اور شق میں کہا گیا ہے کہ اپیل کنندہ کمپنی کی اجازت کے بغیر اینٹوں کو دوسرے فریقوں کو فروخت نہیں کر سکے گا۔ بظاہر، اس بات پر غور کیا گیا کہ اس طرح کی شق کے بغیر اپیل کنندہ اینٹوں کو دوسروں کو فروخت کر سکتا تھا۔ اب وہ اینٹوں کو بالکل نہیں بیچ سکتا تھا جب تک کہ وہ اس کی نہ ہوں۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ جس ٹینڈر کو اپیل کنندہ نے جمع کرایا تھا اور جس کی قبولیت نے معاہدہ کیا تھا، اس میں اس نے کہا، " میں/ہم ہندوستان اسٹیل پرائیویٹ لمیٹڈ کو زیر ذکر یادداشت میں بیان کردہ مواد کی فراہمی کے لیے ٹینڈر دیتے ہیں۔" میمورنڈم میں مواد کو اینٹوں کے طور پر بیان کیا گیا، اور یہ بھی بتایا گیا کہ " فراہم کی جانے والی مقدار" اور " وہ شرح جس پر مواد فراہم کیا جانا ہے" ۔ یہ تمام دفعات واضح طور پر ظاہر کرتی ہیں کہ معاہدہ اینٹوں کی فروخت کے لیے تھا۔ اگر ایسا تھا تو اینٹوں میں موجود جائیداد اپیل کنندہ کے پاس ہونی چاہیے اور اس سے کمپنی کو منتقل ہو جانی چاہیے۔ اسی نتیجے پر معاہدہ کی ایک اور شق آتی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اگر اینٹوں کو ایک مخصوص انداز میں ڈھیر کیا جائے تو بھٹے کی جگہ پر اینٹوں کی قیمت کا 75% فیصد ماپا اور ادا کیا جائے گا۔ 25% فیصد کی بقایا رقم آخر کار اس وقت ادا کی جائے گی جب تمام اینٹوں کی فراہمی صرف مکمل اینٹوں کے طور پر کی جائے گی جو آخر میں فراہم کی جائیں گی۔

مقدمے کے اس حصے کو چھوڑنے سے پہلے ہمیں پی اے راجو چیٹیار بنام ریاست مدراس (1) کے فیصلے کا نوٹس لینا ہوگا، جس پر اپیل کنندہ کے وکیل نے حوالہ دیا تھا۔ تاہم ہمیں نہیں لگتا کہ اس سے کوئی مدد ملے گی۔ یہ ایک ایسا معاملہ تھا جس میں ایک تاجر نے برتن بنانے کے لیے مزدوروں کو چاندی پہنچائی تھی اور مزدور تیار شدہ برتن واپس کر دیتے تھے۔ یہ مانا جاتا تھا کہ تاجر کی طرف سے چاندی مزدوروں کو فروخت نہیں کی جاتی تھی۔ اس کا انعقاد اس لیے کیا گیا تھا کیونکہ چاندی کا وزن ڈیلیوری پر کام کرنے والوں سے لیا جاتا تھا اور تیار شدہ سامان پر تاجر کو کریڈٹ کیا جاتا تھا اور چاندی کی قیمت کبھی ان سے نہیں لی جاتی تھی یا نہ ہی ان کے پاس جمع کی جاتی تھی۔ مزید برآں، مزدوروں کو صرف ان کی محنت کے اخراجات ادا کیے جاتے تھے۔ ان حقائق پر یہ نہیں کہا جاسکتا تھا کہ چاندی میں موجود جائیداد کبھی مزدوروں کے پاس گئی تھی۔ موجودہ معاملے کے حقائق مختلف ہیں اور پہلے بیان کردہ وجوہات کی بناء پر، اس خیال کا جواز پیش کرتے ہیں کہ یہاں کمپنی کی طرف سے اپیل کنندہ کو زمین میں موجود جائیداد کی منتقلی ہوئی تھی۔

فاضل وکیل نے اس حقیقت پر زور دیا کہ معاہدے میں کہیں بھی اینٹوں کی فراہمی کے سلسلے میں لفظ فروخت کا استعمال نہیں کیا گیا، ان کی اس دلیل کی حمایت میں کہ کوئی فروخت نہیں تھی۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ سیل کو تشکیل دینے کے لیے لفظ سیل استعمال کرنا پڑے۔ ہم نے یہ ظاہر کرنے کے لیے کافی کہا ہے کہ معاہدے کے تحت اینٹوں میں جائیداد کی منتقلی غور کے لیے کی گئی تھی اور اس لیے اس کے باوجود کہ لفظ فروخت استعمال نہیں کیا گیا تھا، فروخت۔

اپیل کنندہ کے ماہر وکیل کی دوسری دلیل یہ تھی کہ چاہے وہ زمین جس سے اینٹیں بنانی تھیں، معاہدے کے تحت اپیل کنندہ کو منتقل کر دی گئی

ہو، یہ سامان کی فروخت کا معاہدہ نہیں تھا بلکہ کام اور مواد میں سے ایک تھا۔ اس قسم کے معاہدے کی مثال کلے بنام یٹس (1) کے معاملے سے ملتی ہے۔ وہاں معاہدہ ایک کتاب پرنٹ کرنے کا تھا، پرنٹر کاغذ سمیت مواد تلاش کرنے کا تھا۔ رابنسن بنام گریوز (2) کا بھی حوالہ دیا گیا۔ وہاں ایک شخص نے ایک فنکار کو ایک خاتون کی تصویر پینٹ کرنے کا کام سونپا تھا اور یہ قرار دیا گیا تھا کہ معاہدہ سامان کی فروخت کے لیے نہیں تھا حالانکہ فنکار کو پینٹ اور کینوس فراہم کرنا تھا اور اسے مکمل تصویر فراہم کرنی تھی۔ ان صورتوں میں اس خیال پر پہنچنے میں کہ معاہدہ سامان کی فروخت کے لیے نہیں تھا، جو امتحان لاگو کیا گیا تھا، معاہدہ کا جوہر کیا تھا؟ کیا معاہدہ کرنے میں فریقین کا یہ ارادہ تھا کہ ایک چیٹل پیش کیا جائے اور اسے غور کے لیے چیٹل کے طور پر منتقل کیا جائے؟ اس ٹیسٹ کو اب عام درخواست کے طور پر یہ فیصلہ کرنے کے لیے قبول کرلیا گیا ہے کہ آیا معاہدہ سامان کی فروخت کے لیے تھا یا فراہم کردہ مزدوری اور پائے جانے والے مواد کے لیے: بینجمن آن سیلز (8ویں ایڈیشن) پی دیکھیں۔ 161 اور ہالسبری کے انگلینڈ کے قوانین (تیسرا ایڈیشن) جلد۔34، پی۔6۔

یہ سچ ہے کہ ٹیسٹ کا اطلاق اکثر مشکل پایا جائے گا۔ لیکن موجودہ معاملے میں ایسی کوئی دشواری پیدا نہیں ہوتی۔ یہاں معاہدہ کرنے میں فریقین کا ارادہ واضح طور پر یہ تھا کہ کمپنی اپیل کنندہ کی طرف سے بنائی جانے والی اینٹوں کی فراہمی حاصل کرے گی۔ یہ جائیدادوں کی منتقلی کا معاہدہ تھا۔ معاہدے کا جوہر اینٹوں کی فراہمی تھی، حالانکہ اس میں کوئی شک نہیں کہ انہیں ایک مخصوص وضاحت کے مطابق تیار کیا جانا تھا۔ یہ بتانا مضحکہ خیز ہوگا کہ معاہدے کا جوہر تیاری کا کام تھا اور اینٹوں کی فراہمی محض تیاری کے کام کے لیے معاون تھی، اسی طرح جیسے پینٹ اور کینوس کی فراہمی کو رابنسن بنام گریوز (1) میں پورٹریٹ پینٹ کرنے کے معاہدے کے لیے معاون قرار دیا گیا تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ معاہدے کے تحت اینٹوں کو مخصوص وضاحتیں کے مطابق تیار کیا جانا تھا، اور اس وجہ سے، اپیل کنندہ کو اینٹوں کی تیاری میں ایک خاص مقدار میں مہارت اور محنت دینی تھی، اس سوال کو متاثر نہیں کرتا ہے۔ یہ معاہدے کا جوہر نہیں تھا۔ اس کے باوجود معاہدے کا مقصد اینٹوں کی فراہمی ہی رہا۔ اس بات پر کبھی شک نہیں کیا گیا کہ" درزی یا جوتے بنانے والے کا دعوی سامان کی فراہمی کے وقت اس کی قیمت کے لیے ہوتا ہے، نہ کہ اس کے ذریعے ان کی من گھڑت کاری میں دی گئی محنت یا محنت کے لیے": گرافٹن بنام ارمیٹیج (2) اور جے مارسل (فیوریئرز) لمیٹڈ بنام ٹپر (3) دیکھیں۔ اس لیے موجودہ معاملہ اشیا کی فروخت کا ہونا چاہیے۔

اب مدعا علیہ کی طرف سے اٹھائی گئی اس اپیل پر ابتدائی اعتراض کا نوٹس لینا باقی ہے۔ یہ کہا گیا کہ اس سے پہلے کہ ہائی کورٹ کورٹ کے لیے آرٹیکل 226 کے تحت منتقل کیا گیا تھا، اپیل کنندہ نے تشخیص کے احکامات کے خلاف سیلز ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل میں اپیل دائر کی تھی۔ یہ اپیلیں ناکام ہوگئیں اور اپیل کنندہ کی اس اپیل میں اٹھائے گئے قانون کے سوال کو ہائی کورٹ کو بھیجنے کے لیے ٹریبونل پر حکم کی درخواست کو بھی ہائی کورٹ نے مسترد کر دیا۔ اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ اپیل آخری بار مذکور ہائی کورٹ کے حکم سے ختم ہوتی ہے۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس عدالت نے ٹریبونل میں اپیل مسترد ہونے سے پہلے رٹ جاری کرنے سے انکار کرنے والے ہائی کورٹ کے حکم سے اپیل کرنے کی اجازت دے دی تھی۔ اپیل کنندہ سوال کے حوالہ کی ہدایت دینے سے انکار کرنے والے ہائی کورٹ کے حکم سے اپیل کرسکتا تھا لیکن اس نے رٹ کی درخواست میں حکم کے خلاف اپیل پر مقدمہ چلانے کا انتخاب کیا جس سے اسے وہی راحت ملتی۔ یا تو علاج اس کے لیے کھلا تھا اور نہ ہی ان حالات میں کہا جاسکتا ہے جنہیں دوسرے نے روک دیا تھا۔

تاہم اپیل میرٹ پر ناکام ہوجاتی ہے اور اسے اخراجات کے ساتھ مسترد کردیا جاتا ہے۔

اپیل مسترد کردی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.05.09 16:23
I am the author of this document